سوال

(38) بعض مخصوص ماہ ایام کی نمازوں کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض مخصوص مہینوں‘ دنوں اور راتوں کی نمازوں کے بارہ میں بتائیں کیا یہ ثابت ہیں؟ مثال کے طور پر جس نے ذالحجہ کے مہینے میں اتنی اتنی رکعت نماز پڑھی تو اسے اتنا اتنا ثواب ملے گا اور جس نے محرم میں نماز پڑھی اور جس نے ہفتے کی رات بیس رکعت پڑھی اس کے لیے اتنا اتنا ہے ‘تو کیا یہ نمازیں مستحب ہیں؟ (اخوکم: نورالحق وشوکت)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہمارے بنی اور مقتدیٰ ﷺ رات دن میں فرائض ‘سنت اور نوافل ملا کر چالیس رکعت پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھی عارض کی وجہ سے اس سے زیادہ بھی پڑھتے تھے ‘لیکن یہ مخصوص مہینوں ‘راتوں اور دنوں کی نمازوں کا کوئی اصل نہیں یہ بعض جاہلوں نے گھڑ رکھی ہیں جیسے (موضوعات لابن الجوزی: 3 113) میں ہے۔ اور امام ابن قیم رحمہ اللہ نے المنار المنیف: (ص: 95) میں کہا ہے: ’’ان میں سے دنوں اور راتوں کی نمازوں کی احادیث ہیں جیسے اتوار کے دن کی نماز ‘اتوار کی رات کی نماز ‘سوموار کے دن اور رات کی نماز یہاں کے ہفتے کے آخری دن تک تو یہ سب کی سب احادیث جھوٹ ہیں ‘بعض کا ذکر آگے ہو چکا ‘اسی طرح صلوۃ الرغائب کی احادیث ہیں رجب کے اول جمعہ کی رات یہ سب کی سب جھوٹ ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی طرف گھڑی گی ہیں۔

میں کہتا ہوں: یہ نمازیں امام غزالی نے ’’احیاء‘‘ میں اور عبدالقادر جیلانی نے ’’غنیہ‘‘ میں وارد کی ہیں اور ان پر رد کیا ہے ہر اس شخص نے جس نے موضوعات لکھی ہیں جیسے (ابن جوزی: 3 113) تفصیل کے ساتھ (143) اور ابن حجر نے تبین العجب بما ورد فی فضل رجب ص (19-12) امام سیوطی نے اللآلیٔ المصنوعہ: (290-293) میں ‘ابن عراق نے تنذیۂ الشریعة المرفوعہ: (2 90-92) میں۔ مولانا عبدالحی نے الآثار المرفوعہ: (290-293) میں الشیخ الالبانی نے السلسلة الضعیفہ میں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص110

محدث فتویٰ